اداریہ

دینی جماعتوں کا اتحاد

وقت کی اہم ضرورت!

اسلام عالمگیر دین ہے۔ جس کی وسعت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اکناف عالم میں اب کوئی خطہ ایسا نہیں ہے۔ جہاں مسلمان موجود نہ ہو۔ اسلام کے عادلانہ اور مساویانہ نظام کی بدولت اس کی قبولیت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اسلامی تعلیمات کا طرہ امتیاز ہی یہی ہے کہ وہ اخوت و محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرتی ہے۔ رنگ و نسل' زبان کے امتیازات کو ختم کرتی ہے کلمہ توحید پر سب کو جمع کرتی ہے۔

یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلام کی وسعت کے ساتھ ساتھ اس کی تفہیم اور تعبیر میں بھی اختلافات پیدا ہوئے۔ اس ضمن میں محدثین آئمہ کرام اور فقہاء کی جدوجہد قابل قدر ہیں۔ انہوں نے پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کبھی بھی ان فروعی فقہی مسائل کو مسلمانوں کے اجتماعی مفادات پر ترجیح نہیں دی۔ بلکہ ہمیشہ مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو فوقیت دی اور سبھی فقہاء سے یہ منقول ہے کہ اگر کسی جگہ میری رائے کتاب و سنت سے متصادم نظر آئے تو میرے رائے چھوڑ کر کتاب و سنت کو اپناؤ۔ کیونکہ قرآن و حدیث ہی وہ مصادر ہیں۔ جن پر امت اسلامیہ کا اتحاد و اتفاق ہو سکتا ہے اور ان میں کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔

امت اسلامیہ کا اتحاد ہی اس کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ اور جب تک مسلمان ایک مرکز سے وابستہ رہے اور ان میں یگانگت اور یکجہتی پائی گئی۔ ان کا سکہ پوری دنیا میں چلتا رہا۔ اور وہ ہر میدان میں کامیاب و کامران ہوئے۔ لیکن جب یہ شیرازہ بکھر گیا اور امت اختلاف کا شکار ہو گئی۔ تو پھر مسلمان زوال پذیر ہو گئے۔ وہ عظمت و قار' رعب و دبدبہ جاتا رہا۔ اب اگرچہ اسلامی ممالک موجود ہیں۔ لیکن وہ ارفع مقام حاصل نہیں۔

اسکے اثرات مسلمانوں کی انفرادی زندگی پر نمایاں ہوئے۔ پوری امت گروہوں میں تقسیم ہو گئی اور فقہی مسالک کی بنیاد پر علیحدہ علیحدہ جماعتیں وجود میں آگئیں۔ ان میں مذہبی تعصب نمایاں ہوا اور ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہو گئے جسکے نتیجہ میں ترقیاں رک گئیں اور مسلمان دن بدن کمزور ہوتے چلے گئے۔ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کی اس کمزوری سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ان پر مسلط ہو گئے۔ ستم بالائے ستم فقہی مسالک کی بنیاد پر بننے والے گروہ در گروہ تقسیم ہو گئے اور محض اپنی انانیت اور جماعتی منصب کے لئے جماعتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

پاکستان میں اسکا بھرپور مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ قیام پاکستان کے وقت یہاں صرف چار پانچ دینی جماعتیں تھیں۔ جن میں مرکزی جمعیت اہلحدیث' جمعیت علمائے پاکستان' جمعیت علمائے اسلام' فقہ جعفریہ اور جماعت اسلامی شامل ہیں۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب ان جماعتوں نے سیاسی میدان میں قدم رکھا۔ تو ان میں گروہ بندیاں شروع ہو گئی۔ اب ان میں سے کوئی ایک بھی متحد و متفق نہیں ہے بلکہ ایک جماعت سے کئی کئی جماعتیں بن چکی ہیں اور ایک مسلک کی مختلف نام سے تنظیمیں وجود میں آچکی ہیں جو کہ نہایت زور آور اور خودسر ہیں' جن کا مقصد اعلیٰ صرف اپنی نمود و نمائش ہے اور قابل افسوس پہلو یہ ہے کہ یہ تنظیمیں اپنا سرمایہ کارکنوں کی صلاحیتوں کو دشمنان اسلام کے خلاف استعمال کرنے کی بجائے اپنوں کے خلاف ہی بروئے کار لا رہے ہیں اور اپنی اصل جماعت اس کے اکابر کو ہدف تنقید بناتے ہیں اور اپنے وجود اور اسکی ضرورت کا احساس دلاتے رہتے ہیں اور ان کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ ان کے علاوہ سب کو نیچا دکھایا جائے۔ جس کے لئے تمام اخلاقی قدروں کو پامال کر جاتے ہیں۔ جس کا عملی مشاہدہ آئے دن ہو تا رہتا ہے۔

یہ بات اب صیغہ اخفاء میں نہیں رہی کہ یہ سب تنظیمیں ایجنسیوں